بسم اللہ الرحمن الرحیم

سہ ماہی

نوائے علم

سرپرست: حجۃ الاسلام الحاج السید مختار حسین جعفری

چیف ایڈیٹر

سید افتخار علی جعفری

ملنے کا پتہ: مدرسہ علمیہ امام محمد باقر(ع) گورسائی مینڈھر۔

خاتم الانبیاء لائبریری، پونچھ۔ سالانہ زر اشتراک: ۵۰ روپے

خاتم الانبیاء لائبریری، منڈی۔ قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

ڈرافٹ بھیجنے کا پتہ: MADRSA IMAM MOHAMMAD BAQIR (A.S.)TRUST GURSAI MRD. POONCH. AC. NO. CD25 J&K BANK, BRANCH GURSAI MENDHAR POONCH. PH.NO.09410172332.01965,216039.

فہرست مضامین

اداریہ

ولایت فقیہ

آیت اللہ سید علی خامنہ ای کا زندگی نامہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرحت حسین مھدی

رہبر معظم سیاسی میدان میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سید افتخار علی جعفری

رہبر معظم کی اخلاقی اور تربیتی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید کرار حسین جعفری

رہبر انقلاب عبادت اور معنویت کی وادی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید جعفر حسین جعفری

ولایت فقیہ

آیات قرآن کریم، روایات پیغمبر اکرم(ص) اور احادیث آئمہ معصومین(ع) ہمیں اسلام کے تین بنیادی ارکان اور ایک مقدس مثلث یعنی توحید، نبوت اور ولایت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ خداوند عالم ان تینوں ارکان کو اس آیت میں بیان فرماتا ہے: انما ولیکم الله و رسولہ و الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة و یوتون الزکاة و هم راکعون۔ (مائدہ،۵۵)

پیغمبر اکرم(ص) بھی ولایت کے موضوع پر نہایت تاکید کرتے ہوئے اسے اعمال کی قبولیت کی شرط قرار دیتے ہیں: قال رسول الله(ص): یا علی لو ان عبد اعبد الله عز و جل مثل ما اقام نوح فی قومہ و کان لہ مثل احد ذهبا فانفقہ فی سبیل الله و مدّ فی عمره حتیٰ حج الف عام علی قدمیہ ثم قتل بین لصفا و المروة مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحة الجنة و لم یدخلها" (علامہ خوارزمی، مناقب، ص۳۸و۶۷، علامہ ابن حجر عسقلانی، لسان المیزان، ج۶ص ۲۲۴، علامہ کشفی ترمذی، مناقب مرتضویہ، ص۵۹، چاپ بمبئی)

رسول خدا(ص) نے فرمایا: اے علی! اگر کوئی بندہ، خدا کی عبادت کرے اس طریقے سے کہ جیسے نوح نے اپنے قوم میں رہ کر کی اور اس کے پاس کوہ احد کے مانند سونے کا پہاڑ ہو جسے وہ راہ خدا میں انفاق کرے اور اس کی عمر اس قدر طولانی ہو کہ ہزار مرتبہ پیدل حج کے لیے جائے اور اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان مظلومانہ شہید ہو جائے لیکن تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرتا ہو تو جنت کی بو بھی نہیں سونگھ سکتا اور جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

بنا برایں، آئمہ معصومین(ع) کی ولایت واجب ترین واجبات میں سے ہے جس پر دین کی بقا کا دارومدار ہے اسی وجہ سے تمام فلسفی اور کلامی دلائل یہ ثابت کرتے ہیں کہ زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں ہو سکتی۔ یہاں پر یہ سوال پیش آتا ہے کہ عصر حاضر یعنی دور غیبت امام معصوم اور حجت خدا میں دین کی بقا کا مسئلہ، دینی حدود کے اجراء کا مسئلہ اور دیگر اسلامی مسائل کیسے حل ہوں گے یا یہ قبول کیا جائے کہ یہ اسلامی نظام ایک نہایت دقیق انداز میں زمین پر اتارا گیا ہے حجت خدا کی عدم موجودگی میں یعنی عصر غیبت میں علماء اور فقہا کے ذریعے اسلامی مسائل کا حل تلاش کیا جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ سلسلہ ولایت جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے امام معصوم میں منحصر نہیں ہے بلکہ بعد از آں بھی جاری و ساری ہے اور ہر دور میں مختلف فقہاء اور مراجع کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔

تمام عقلاء اور محققین اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ عصر غیبت میں ہر دور میں ایک ولی فقیہ کا ہونا ضروری ہے جس کے ہاتھ میں اسلامی سماج کی باگ ڈور ہو۔

شیعہ اعتقادی اصول پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولایت فقیہ کا سلسلہ خود امام زمانہ (ع) نے اپنی غیبت سے پہلے اسحاق بن یعقوب کے خط کے جواب کی صورت میں متعین فرمایا ہے کہ اسلامی معاشرے میں پیش آنے والے حوادث میں آپ کو ہمارے روات اور فقہا کی طرف رجوع کرنا ہوگا چونکہ وہ آپ پر ہماری طرف سے حجت ہیں اور ہم ان پر اللہ کی طرف سے حجت ہیں۔ (کمال الدین، ج ۲ باب ۴۵، ص ۴۸۳، شیخ طوسی، کتاب الغیبہ، ص ۲۹۰)

امام زمانہ (ع) نے اس بیان میں فقہاء اور ولی فقیہ کو ہمارے اوپر حجت قرار دیا ہے اب تمام مسلمانوں کا شرعی وظیفہ یہ ہے کہ اپنے تمام دینی و دنیوی امور میں ولی فقیہ کی اطاعت کریں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اسلام کے دشمن یہ سمجھ چکے ہیں کہ اسلام کو نابود کرنے کی راہ میں تنہا رکاوٹ کی دیوار ولی فقیہ ہے وہ پورے طریقے سے کوشش کر رہے ہیں کہ اس فولادی دیوار کو راستے سے ہٹائیں۔ اسرائیل میں شیعوں کے خلاف منعقد ہونے والی کانفرانسیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں:

" شیعہ ایک پرندہ کے مانند ہیں جو اپنے دو پروں سرخ اور سبز کے ذریعے بہت اونچی اڑان بھر رہے ہیں اور ہمارا تیر ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے کہ ان کی ڈھال ولایت فقیہ ہے۔۔۔

دشمن اپنی مکاری، حیلہ بازی اور چالاکی سے دنیا کے موجودہ تمام ذرائع ابلاغ سے استفادہ کرتے ہوئے انقلاب اسلامی اور ولایت فقیہ کو نشانہ بنا رہا ہے۔

امریکہ کی اے آئی سی کا گزشتہ معاون استانی روس کہتا ہے: اب جس چیز نے ہمیں ایران میں اسلامی انقلاب کا نقشہ الٹنے میں ناکام بنایا ہے لوگوں کا ولایت فقیہ کی نسبت اعتقاد ہے۔ البتہ ہم مایوس نہیں ہیں ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم ایران میں ایسے افراد پیدا کرے جو اس کانٹے کو ہماری آنکھوں کے سامنے سے ہٹا دیں گے"۔

خدا کرے یہ کانٹا تمہاری آنکھوں کو اندھا کرے اور ان افراد کو سر اٹھانے سے پہلے ہی خدا انہیں نابود کر دے۔

مارک بن، کلنٹن کا مشاور یہودیوں کے ایک مجمع میں کہتا ہے: اجازت دیں ایک تلخ حقیقت کے بارے میں بات کروں میں جانتا ہوں اس کو سن کر آپ کو رنج ہوگا لیکن حقیقت کا تلخ مزہ چکھنا اسے چھپانے سے بہتر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسرائیل انقلاب اسلامی کے ظہور سے اپنی ناکامی کی بو سونگھ رہا تھا لیکن ولایت فقیہ کے ظہور سے اپنی موت کی مہک سونگھ رہا ہے۔

یہ واقعاً دشمنان دین کے لیے ایک تلخ حقیقت ہے اور اس تلخ حقیقت کا مزہ اسی وقت انہیں چکھایا جاسکتا ہے جب تمام عالم اسلام ولایت فقیہ کے در پہ جھک جائے اور ولی امر مسلمین کے فرمان پر بغیر چوں چراں کے لبیک کہے۔ امام خمینی (رہ) کا وہ خواب آج بھی حقیقت پا سکتا ہے کہ اگر تمام مسلمان ایک ایک بالٹی پانی کی اسرائیل پر انڈھیل دیں تو اسرائیل بہہ جائے گا لیکن یہ اس وقت ممکن ہے جب تمام مسلمان ولی فقیہ کا دامن تھام لیں۔

آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای کی عملی زندگی

(زندگی نامہ)

ترجمہ: فرحت حسین مہدوی

سادہ زندگی اور محرومیت کے ذائقے سے واقفیت

امت کا رہبر اور لیڈر ہونے کی ایک اہم ترین شرط یہ ہے کہ اس نے افلاس اور غربت کا مزہ چکھ لیا ہو تا کہ غریب اور مستضعف افراد کے دکھ درد کا بہتر ادراک کر سکے۔ رہبر انقلاب اسلامی ایران بھی بچپن ہی سے ایک غریب مگر علمی و علم پرور خاندان میں پروان چڑھے ہیں۔

آپ کے والد سید جواد خامنہ ای کی زندگی اکثر علماء اور علوم دینیہ کے مدرسین کی طرح بہت سادہ تھی اور ان کی زوجہ اور بیٹوں نے بھی قناعت، سادہ زیستی اور پارسائی کو ان ہی سے سیکھ لیا تھا۔

رہبر معظم اپنی زندگی کی ابتدائی یادوں اور اپنے خاندان کی معیشتی صورت حال کے بارے میں فرماتے ہیں: میرے والد بہت مشہور و معروف عالم دین تھے تاہم بہت زیادہ پارسا اور تنہائی پسند تھے... ہماری زندگی بہت دشواری سے گذرتی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کبھی کبھار ہمارے گھر میں رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ ہماری والدہ ہمارے لئے بڑی محنت سے کھانا فراہم کیا کرتی تھیں اور اکثر ہمارا کھانا "روٹی اور کشمش" ہوا کرتا تھا۔

رہبر انقلاب اسلامی اپنے والد سید جواد خامنہ ای کے گھر کے بارے میں فرماتے ہیں: میرا آبائی گھر، جس میں، میں پیدا ہوا، ایک 60 تا 70 میٹر مربع اور مشہد کے غریب نشین محلے میں واقع تھا۔ اس گھر میں ایک کمرہ تھا اور ایک سرداب (تہ خانہ) جو بالکل تاریک تھا۔ جب میرے والد کے پاس کوئی مہمان آتا (اور میرے والد چونکہ عالم دین تھے اور لوگوں کا شرعی مسائل معلوم کرنے کی غرض سے ان کی طرف آنا معمول کی بات تھی) تو ہم سب کو سرداب میں جانا پڑتا اور مہمان کی واپسی تک ہمیں وہیں رہنا پڑتا تھا۔ اس کے بعد والد صاحب کے مریدین نے گھر کے ساتھ مختصر سی زمین خرید کر گھر سے ملا دی اور اس میں ایک چھوٹا سا کمرہ بنا دیا تو ہمارے گھر کے کمروں کی تعداد تین ہو گئی۔

ابتدائی تعلیم

سید علی ابھی چار سال کے ہی تھے کہ اپنے بڑے بھائی سید محمد کے ہمراہ مکتب کے سپرد کر دیئے گئے۔ اس کے بعد دو

بھائیوں نے تازہ تاسیس شدہ دینی مدرسے "دارالتعلیم دیانتی" میں داخلہ لیااور دونوں نے پرائمری تعلیم کے مراحل وہیں طے کئے۔

حوزہ علمیہ میں

سید علی نے پرائمری تعلیم کے ساتھ ساتھ صرف، نحواور عربی زبان وادبیات سیکھنے کاآغاز بھی کر دیا تھا۔آپ اس کے بعدنئے مدرسے سے فارغ ہو کر حوزہ علمیہ میں حصول علم میں مصروف ہوئے۔

آپ خود حوزہ علمیہ کی طرف تمایل اور علماء دین کے راستے پر گامزن ہونے کے اسباب کے بارے میں فرماتے ہیں:

اس نورانی راستے کے انتخاب میں میرے لئے سب سے پہلا محرک میرے والد صاحب تھے جو خود عالم دین تھے اور میری والدہ بھی دینی تعلیم سے زیادہ محبت کرتی تھیں اور انھوں نے بھی میری حوصلہ افزائی کی۔

آپ نے "جامع المقدمات" میں مؤلفہ متعدد کتب کے علاوہ سیوطی، مغنی اللبیب جیسی ادبی کتب مدرسہ سلیمان خان اور مدرسہ نواب کے اساتذہ کے حضور مکمل کرلیں جبکہ والد ماجد بھی ان کے درس وبحث پر نگرانی کرتے رہتے تھے۔

آپ نے اصول الفقہ کی کتاب "معالم الدین" اسی دور میں پڑھ لی اور پھر "شرائع الاسلام" اور "لمعہ دمشقیہ" جیسی فقہی کتب اپنے والدماجد اور آقامیرزامدرس یزدی کے حضور میں پڑھ لیں اور اصول فقہ میں "رسائل "اور فقہ میں "مکاسب" مرحوم حاج شیخ ہاشم قزوینی اور فقہ واصول کی سطح کی دیگر کتابیں اپنے والدماجد سے پڑھ لیں۔

عجب یہ کہ آپ نے مقدمات اور سطح کے تمام دروس ساڑھے پانچ سال میں مکمل کئے۔

انقلاب اسلامی کے رہبر بزرگوار نے منطق وفلسفہ کے ضمن میں "منظومہ سبزواری" عارف سالک حضرت آیت اللہ میرزاجواد تہرانی اور حاج شیخ رضا کے حضور میں مکمل کرلی۔

حوزہ علمیہ نجف اشرف

رہبر انقلاب اسلامی نے اٹھارہ سال کی عمر میں فقہ واصول کا درس خارج مشہد مقدس میں ہی مرحوم حضرت آیت اللہ العظمی سید علی میلانی کے حضور میں شروع کردیا تھا۔آپ نے اسی زمانے میں 1957 کو عتبات عالیات کی زیارت کی نیت سے عراق کا سفر اختیار کیااور مراجع عالی قدر آیات عظام "سید محسن حکیم"، "سید محمود شاہرودی"، "میرزاباقرزنجانی"، "سید یحیی یزدی" اور "میرزاحسن بجنوردی "کے درس خارج میں شریک ہوئے۔آپ کو حوزہ علمیہ کا تدریسی نظام پسند آیااور نجف اشرف میں قیام کا عزم کیا چنانچہ آپ نے اپنے والدماجد کو اپنے عزم سے آگاہ کیا مگر والد نے ان کی رائے سے اتفاق نہیں کیا چنانچہ آپ نے مراجع تقلید کے دروس میں کچھ عرصہ شرکت

کرنے کے بعد ایران اور مشہد مقدس کی طرف واپسی کا سفر اختیار کیا۔

حوزہ علمیہ قم

حوزہ نجف سے واپسی کے بعد کچھ ہی عرصہ مشہد میں حصول علم میں گذارا اور اس کے بعد حوزہ علمیہ قم تشریف لے آئے اور 1958 سے 1964 تک آیات عظام "سید حسین طباطبائی بروجردی"، "امام خمینی"، "شیخ مرتضی حائری یزدی" اور "علامہ سید محمد حسین طباطبائی" رحمۃ اللہ علیہم سے فیض حاصل کیا۔

مشہد مقدس واپسی اور توفیق الہی

سنہ 1964 میں رہبر معظم نے اپنے والد کا ایک خط وصول کیا جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ : " موتیابند" کی بیماری کی وجہ سے ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہے۔ آیت اللہ العظمی خامنہ ای کو بہت صدمہ ہوا اور اب ان کے پاس دو ہی راستے تھے : یا قم میں رہ کر حصول علم جاری رکھیں یا مشہد جا کر والد ماجد کی خدمت کریں اسی کشمکش میں تھے کہ اب انہیں کیا کرنا چاہئے چنانچہ آپ نے اپنے استاد سے مشورہ کیا تو انہوں نے صلاح دی کہ خدا قم کو مشہد ہی منتقل کرے گا لہذا آپ نے مشہد واپسی کو اپنا فرض اولی سمجھا اور مشہد چلے گئے۔

رہبر انقلاب اس بارے میں فرماتے ہیں: "میں مشہد چلا گیا اور خداوند متعال نے مجھے بہت سی توفیقات عطا فرمائیں۔ بہر حال میں اپنے کام کی انجام دہی اور فرض کی ادائیگی کی نیت سے مشہد گیا تھا اگر بندہ کو زندگی میں کوئی توفیق اور کامیابی ملی ہے تو اس کا سرچشمہ والد ماجد بلکہ والدین سے نیکی اور احسان ہی ہے۔

آیت اللہ العظمی خامنہ ای دوراہے پر رکے نہیں بلکہ صحیح راستے کا انتخاب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ کے کئی دوستوں اور رفقاء اور آپ کے ہم درس فضلاء افسوس کر رہے تھے کہ آپ نے حوزہ علمیہ قم میں اپنی تعلیم کا سلسلہ کیوں ترک کیا؛ اگر قم میں رہتے تو مستقبل میں کیا سے کیا ہو جاتے...! مگر مستقبل نے ثابت کر کے دکھایا کہ ان کا فیصلہ درست تھا اور خدا کے دست تقدیر نے ان کے لئے بالکل مختلف مقدر کا تعین فرمایا جو ان کے دوستوں اور ہمدردوں کے حساب و کتاب کی نسبت کہیں زیادہ بہتر و برتر و والاتر تھا۔

کیا کوئی تصور کر سکتا تھا کہ وہ اس زمانے کا 25 سالہ نوجوان اور باصلاحیت عالم دین جو رضائے الہی کے حصول کی خاطر والدین کی خدمت کی غرض سے قم کو چھوڑ کر مشہد چلے گئے تھے 25 سال بعد 50 سال کی عمر میں ولایت امر کے عظیم منصب پر فائز ہو جائیں گے ؟!۔

ہاں! وہ مشہد الرضا (ع) مشرف ہوئے تو بھی اپنا درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور آیت اللہ العظمی میلانی

جیسے علماء سے کسب فیض کرتے رہے حتی کہ نوجوانی کے ایام میں ہی آیت اللہ العظمی میلانی نے ان کو ایک مجتہد مسلم مانا۔

1964 میں مشہد مقدس میں مستقل قیام کے آغاز سے ہی آپ نے اساتذہ کرام سے حصول فیض کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے خود بھی فقہ واصول اور معارف واخلاق کے مضامین پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا اور ساتھ ساتھ اپنے بوڑھے والدین کی خدمت سے بھی کبھی غافل نہ ہوئے۔

رہبر انقلاب نے دینی طلباء کو پڑھانے کے علاوہ جامعات کے طلبہ کو بھی پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا اور حکومت وقت کے خلاف جدوجہد میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے رہے اور اسی بنا پر کئی بار پابند سلاسل ہوئے اور کئی بار ملک کے دور افتادہ علاقوں میں جلاوطنی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہوئے۔

مرجعیت

حضرات آیات عظام امام خمینی، مرعشی نجفی، گلپائگانی، اراکی اور نجف اشرف میں آیت اللہ العظمی خوئی کے انتقال کے بعد پیروان اہل بیت(ع) کے پیروکاروں کی مرجعیت وقیادت کے لئے اسلام کے بزرگ علماء کی نئی نسل کا سامنے آنا ضروری اور بالکل فطری عمل تھا۔

ویسے تو امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال کے بعد آیت اللہ العظمی خامنہ ای رہبر انقلاب اسلامی بنے تو امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے مقلدین نے آپ ہی کی تقلید اختیار کی دھیرے دھیرے ملک کے اندر اور باہر کے لاکھوں مؤمنین نے رہبر انقلاب کی طرف رجوع کرنا شروع کیا گو کہ رہبر انقلاب اسلامی اپنے زہد وپارسائی اور منکسر المزاجی کی بنا پر مرجع تقلید کے عنوان سے متعارف نہیں ہونا چاہتے تھے مگر حوزہ علمیہ قم کے دو اہم اداروں نے آپ کی مرجعیت کا اعلان کیا۔ حضرات آیات عظام «فاضل لنکرانی»، «مشکینی»، «جوادی آملی»، «سید مہدی روحانی» اور تقریبا 80 کے قریب مراجع ومجتہدین نے ان دو اداروں کے ارکان کی حیثیت سے بھی اور انفرادی طور پر بھی آیت اللہ العظمی خامنہ ای کی مرجعیت کا اعلان کیا۔

درس خارج

حضرت امام خمینی اور آیت اللہ العظمی سید علی میلانی رحمۃ اللہ علیہما سمیت متعدد مراجع تقلید اور بزرگان دین نے انقلاب کی کامیابی سے بھی کئی سال قبل رہبر انقلاب کی اجتہاد کی تصدیق کر دی تھی عالم اسلام کی حقیقی قیادت کی ساتھ ساتھ آپ کا درس خارج کا سلسلہ جاری وساری ہے اور تہران میں مقیم لاتعداد فضلاء سمیت قم کے کئی علماء اور طلباء بھی

تہران جاکر رہبر معظم کے درس میں شرکت کرتے ہیں۔

رہبر انقلاب اسلامی کے آنلائن درس خارج سے استفادہ کرنے کے لئے درج ذیل لنک سے رجوع کیا جاسکتا:

http://farsi.khamenei.ir/page?id=7100

رہبر معظم سیاسی میدان میں

سید افتخار علی جعفری

اسلام اور اسلامی معاشرہ ہمیشہ دشمن کے خطرناک پروپگنڈوں اور دہشت گردانہ حملوں کا نشانہ بنتا رہا ہے۔اس بنا پر اسلامی سماج کی ہر فرد کو دنیا کی سیاست ،روزمرہ پیش آنے والے حادثات وواقعات اور سیاسی تبدلات اور تحولات سے آگاہ رہنا چاہیے دشمنوں کی ظالمانہ سازشوں اور ہولناک دھمکیوں کے مقابلے میں آنکھیں کان کھول کر جینا چاہیے۔ مختصر یہ کہ سیاسی میدان میں ہر مسلمان کی چشم بصیرت کھلی ہونا چاہیے تاکہ وہ سامراجی سیاست کے بچھے ہوئے جال کی گرہوں میں اپنے آپ کو الجھنے سے بچا سکے۔اور الہی اور اسلامی سیاست کے سائے میں اپنی زندگی بسر کر کے تکامل کے مراتب طے کر سکے،جو تخلیق انسانی کا مقصد ہے۔

الہی اور اسلامی سیاست کے علمبردار،وارث دین ودنیا امام زمانہ (ع) کے نائب عام،رہبر عظیم الشان انقلاب حضرت آیت اللہ خامنہ ای کی عملی زندگی اسلامی سیاست کے میدان میں تمام عالم اسلام کے لیے ایک آشکارا نمونہ ہے جن کا ہر قدم اسلام کے دفاع کے لیے اٹھتا ہے اور جن کے ہر عمل سے سیاست علوی نمودار ہوتی ہے۔

یہ ان لوگوں میں کی ایک فرد ہے جن کا دل صرف اسلام اور مسلمانوں کے لیے ڈھڑکتا ہے جو باطل کے آگے ٹوٹ تو سکتے لیکن جھک نہیں سکتے۔موصوف کے دوران صدارت میں آپ کو لیبیا کا ایک سفر پیش آیا لیبیا میں جس مقام پر آپ کو دعوت دی گئی تھی وہاں ایک خیمہ لگا رکھا تھا کہ جس کا دروازہ بہت نیچا تھا جو کوئی بھی خیمہ میں وارد ہونا چاہتا تھا مجبوراًاسے سر جھکا کر داخل ہونا پڑتا تھا اور خیمہ کے اندر دوازے کے سامنے کرنل قذافی کی تصویر لگا رکھی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ جو بھی خیمہ میں داخل ہو وہ خواہ نخواہ کرنل قذافی کی تصویر کے سامنے سر جھکائے۔جب آیت اللہ خامنہ ای خیمہ میں ڈاخل ہونے لگے تو آپ پشت کر کے خیمہ میں داخل ہوئے تاکہ کرنل قذافی کی تصویر کے آگے سر نہ جھکانا پڑے۔(بنقل آیت اللہ خزعلی)

آپ سیاسی میدان میں اس قدر مہارت رکھتے ہیں کہ جس سیاستمدار نے بھی آپ سے ملاقات کی آپ کی سیاسی گفتگو کے آگے مات پڑ گیا۔ایران عراق کی جنگ کے بعد اقوام متحدہ نے ان دو ملکوں کے درمیان صلح کے عنوان سے ایک قرارداد پاس کروانے کے لیے دنیا کی بڑی طاقتوں کی طرف سے ایران پر کافی دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اس قرارداد کو قبول کرے انہیں دنوں اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری پریزڈ کویار ایرانی حکومت سے مذکورہ قرارداد کے بارے میں گفتگو

کرنے کے لیے ایران آ گئے اس زمانے میں آیت اللہ خامنہ ای ایران کے صدر تھے پریز ڈکاریار نے آپ سے ملاقات کے بعد ایران کے سابقہ وزیر داخلہ جناب علی محمد بشارتی سے کہا: آپ کے صدر محترم نے کس یونیورسٹی سے علوم سیاسی (political sciences) کی ڈگری حاصل کی ہے؟ بشارتی صاحب کہتے ہیں میں نے پوچھا کیوں مگر؟ پریز ڈکوریار نے کہا: میں نے دنیا کی کئی مشہور یونیورسٹیوں سے علوم سیاسی میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں اور تیس سال سے زیادہ عرصہ سے سیاسی میدان میں کام کر رہا ہوں اور دس سال سے اقوام متحدہ کا جنرل سکریٹری ہوں اور ان دس سالوں میں شاید ہی کوئی سیاسی شخصیت اور کسی ملک کا صدر ہو گا جس کے ساتھ میں نے ملاقات نہ کی ہو لیکن میں نے آج تک کسی سیاسی شخصیت کو نہیں دیکھا جو آپ کے صدر سے زیادہ سیاست میں ماہر اور آگاہ ہو۔(بنقل جناب علی محمد بشارتی)۔

دنیا مخصوصا عالم اسلام کے مسائل سے آشنائی

مجلس خبرگان کے رکن آیت اللہ کعبی کا کہنا ہے کہ ایک دن ہم رہبر معظم کے حضور میں تھے کہ ایک صاحب نے طنزیہ انداز میں آپ سے کہا: یہ کیا صورت حال ہے کہ فقیروں کا خیال ہی نہیں رکھا جا رہا؟ آپ نے فرمایا کہ آپ کیا مشورہ دیتے ہیں؟ اس نے کہا: میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ جگہ جگہ complaint box لگوائیں تا کہ لوگ اپنی مشکلات اس کے ذریعے آپ تک پہنچائیں۔ رہبر معظم نے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور کہا: مجھے بیس سال سے زیادہ اس ملک کو چلانے کا تجربہ حاصل ہے یہ کام زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے اپنے علاقہ کی کچھ مشکلات کو بیان کیا آپ نے اس کے علاقہ کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ ایسی اطلاعات بیان کیں کہ وہ شخص خود مبہوت ہو گیا کہ آقا کو یہ اطلاعات کہاں سے ملیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: میرے پاس مختلف ذرائع سے ایسی خبریں میرے پاس پہنچتی ہیں کہ دفتر کے مسؤولین بھی ان سے بے خبر ہوتے ہیں۔

یہ تو اپنے ملک یعنی ایران کی بات تھی آپ دوسرے ممالک خاص کر کے دنیا کے تمام اسلامی ممالک سے چھوٹے چھوٹے مسائل سے بھی آگاہی رکھتے ہیں جیسا کہ حجۃ الاسلام پابندہ یونیورسٹی کے پروفیسر نقل کرتے ہیں کہ جب رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے پہلی مرتبہ اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری سے کوفی عنان سے ملاقات کی تو اس ملاقات کے شروع میں آپ نے پہلے ملک "گیانا" (GHANA) کی تاریخ اور وہاں کی عظیم ہستیوں کے بارے میں بیان کیا اور پھر ملک گیانا کی سماجی اور سیاسی حالت کے بارے میں باتیں کیں، کوفی عنان نے ملاقات کے بعد کہا: میں باوجود اس کے کہ گیانا کا رہنے والا ہوں مجھے بھی اپنے ملک کے بارے میں اتنی معلومات نہیں ہیں کہ

جتنی رہبر انقلاب اسلامی اس ملک کے بارے میں آگاہی رکھتے ہیں۔ ایرانیوں اور مسلمانوں کو اس بات پر فخر کرنا چاہیے کہ ان کے پاس ایسا رہبر ہے۔۔۔کاش کہ اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری یہی ہوتے!۔

اسی طرح کوفی عنان نے اس ملاقات کے بعد نامہ نگاروں سے کہا کہ: حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے ملاقات کے شروع میں ہی میرے دل کو موہ لیا تھا۔

امت اسلام کے مصالح کی طرف توجہ

واقعی معنی میں رہبر اور حاکم وہ ہے جو سماج کے فرد فرد پر معنوی اعتبار سے اثر انداز ہو سکے دوسرے الفاظ میں لوگوں کے دلوں پر حکومت کرنے میں کامیاب ہو سکے یہ طریقہ کار سیرت آئمہ معصومین (ع) میں نظر آتا ہے اور ان کے بعد فقہاء دین میں۔

اگر آئمہ معصومین (ع) کی سیرت میں یہ دکھائیں دیتا ہے کہ وہ رات کو اناج کی باریاں اپنے کاندھوں پر لاد کر فقراء اور مساکین تک پہنچاتے تھے تو یہ بھی محتاجوں اور لاوارثوں کے گھروں میں جا کر ان کی خدمت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ایک مرتبہ رہبر معظم شہداء کے گھر والوں کی خبر گیری کے ایک پروگرام کے تحت ایک شہید کی اہلیہ کے گھر داخل ہوئے گھر میں شہید کی اہلیہ بیمار تھی اور گھر کی حالت بہت خراب تھی۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ فوراً شہید کی اہلیہ کو ہسپتال میں پہنچایا جائے اور جب وہ اسے لے کر نکلے تو آپ نے اندر سے دروازہ بند کیا اور خود ہی پورے گھر کو جھاڑو دینے اور گھر کی صفائی کرنے میں مشغول ہو گئے۔ (حجۃ الاسلام حسین غفاری)

شہداء کے گھروں میں تشریف لے جانا اور ان کے پسماندگان کے حالات معلوم کرنا آپ کا معمول ہے ایک مرتبہ آپ اتفاقیہ طور پر ایک شہید کے گھر جاتے ہیں بغیر اس کے کہ پہلے سے انہیں باخبر کریں تاکہ وہ کسی تکلف اور زحمت میں نہ پڑیں۔ جب آپ ان کے گھر پہنچے بہت سارے لوگ آپ کے استقبال کے لیے پہلے سے پہنچے ہوئے تھے آپ نے جب اتنے لوگوں کو دیکھا تو کہا: کس نے انہیں خبر دی ہے؟ کسی کے لیے مزاحمت ایجاد کرنا مقصود نہیں تھا۔ پھر آپ کمرے میں داخل ہوئے گھر والوں نے مہمان نوازی شروع کی آپ نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا اور چہرہ برہم تھا۔ آپ اس بات کے بہت پابند ہیں کہ اس طرح کی ملاقاتوں میں کسی کے لیے مزاحمت ایجاد نہ کریں۔ شہید کے باپ نے آپ سے کہا: آپ غصہ نہ ہوں آپ کے دفتر سے کسی نے ہمیں خبر نہیں دی ہے میں نے گزشتہ رات خواب میں حضرت امام (رہ) اور اپنے بیٹے شہید کو دیکھا انہوں نے خبر دی کہ آپ ہمارے گھر مہمان آنے والے ہیں۔ امام (رہ)

نے مجھ سے فرمایا: کل آپ کے ہاں ایک عزیز مہمان آنے والے ہیں ان کی اچھے سے خدمت کرنا۔ میں نے کہا: وہ مہمان کون ہیں؟ امام نے فرمایا: آپ کے رہبر۔(ہفتہ نامہ ی پرتو سخن، ش ۱۱۰ ص ۸، بہ نقل از حجت الاسلام رسولی محلاتی)

رہبر معظم کی اخلاقی اور تربیتی زندگی

رجمہ: مولانا سید کرار حسین جعفری

اخلاق حسنہ ایک ایسی صفت ہے جو تمام فضایل کا سر چشمہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اخلاق حسنہ کو اتنی زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور ایک مستقل موضوع کے عنوان سے اس کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای فرماتے ہیں کہ: اگر انسان علم و دانش اور سیاست کے اعتبار سے بحر العلوم بھی بن جائے لیکن اس کے ہاں اخلاق کا فقدان ہو تو وہ ذرہ برابر بھی معاشرہ کے لئے مفید واقع نہیں ہو سکتا۔

تواضع، اخلاص، بندگان خدا کے سلسلہ میں عطوفت و مہربانی، دشمنان خدا سے دشمنی، فداکاری، مال، اولاد، مقام و جاہ حشم کو اصلی ہدف نہ سمجھنا، عیش و آرام، جان و مال اور اولاد کو خوشی سے راہ خدا میں قربان کر دینا، یہ سب وہ کمالات ہیں اور وہ قیمتی گوہر ہیں جنہیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے آپ کو زحمتوں اور پریشانیوں کے گرداب میں ڈالیں، ان کمالات کے سلسلہ میں علم حاصل کریں اور اس علم پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

تزکیۂ نفس

تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نفسانی آلودگیوں سے پاک و پاکیزہ بنائے، خواہشات نفسانی انسانی عقل کے توازن کو بگاڑ دیتی ہیں اور انسان کو علم و عمل کے راستہ سے منحرف کر دیتی ہیں، حق کو انسان کی نظروں میں سست و بے بنیاد اور باطل کو مستحکم اور استوار بنا دیتی ہیں، اور عمل کے میدان میں نفسانی خواہشات، عقل کو اس منزل پر لے آتی ہیں کہ اب انسان نیک کاموں کو برا اور برے کاموں کو نیک تصور کرنے لگتا ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کی عملی سیرت

جناب امیر علی اصغر مطلق نقل کرتے ہیں کہ ۲۷ جون ۱۹۸۱ء میں تہران کی ابوذر نامی مسجد میں پھٹنے والے بم کی وجہ سے حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا دائیاں ہاتھ بے کار ہو گیا اور آپ کا سینہ بھی زخمی ہوا، ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق آپ کو مرطوب ہوا کی ضرورت تھی، آپ نے جب چین کا سفر کیا تو میں آپ کے ہمراہ تھا، چین کے ڈاکٹروں نے آپ سے کہا کہ ایک ہفتہ آپ یہاں رکیں، ہم آپ کے ہاتھ کا یوں علاج کریں گے کہ ایک ہفتہ میں آپ کا ہاتھ کام کرنے لگے گا، تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ: ایران میں میری طرح کے بہت سارے معلولین موجود ہیں اگر وہ سب اپنا علاج کروانے کے لئے یہاں آئے تو میں بھی ان کے ساتھ آؤں گا۔

اپنے نفس کا محاسبہ اور اس کی مراقبت (حفاظت)

لغت میں "محاسبہ" کا مطلب یہ ہے کہ کسی شئ یا شخص کا حساب لگانا اور عرفانی اصطلاح میں محاسبہ کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر روز ایک گھنٹہ اپنے برے اور اچھے اعمال کا حساب لگائے اس سے پہلے کہ دوسرے اس کے اچھے یا برے اعمال کا حساب لگائیں، نیک رفتار اور صالح کردار کی بقاء کے لئے مراقبت کی سخت ضرورت ہے، جس کا حکم خداوند عالم نے اپنے مومنوں کو دیا ہے۔

"مراقبت" کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کے محاسبہ کے بعد اپنی انسانیت کی بقاء اور ایمانی درجات کی بلندی کے لئے کوشاں رہے، گذشتہ گناہوں سے توبہ کرے اور آئندہ اپنے کردار اور رفتار کو دینی اور ا ُ ُ ی کردار بنانے کی کوشش کرے، مراقبت یعنی انسان اپنے وعدوں کو پورا کرے اور شیطانی وسوسوں کے سامنے ہتھیار نہ ڈال دے بلکہ خدا کی پناہ گاہ میں آئے اور خدا ہی کو اپنا محافظ اور مراقب تصور کرے۔

آپ فرماتے ہیں: ا ُ ُ ی محاسبہ بہت سخت محاسبہ ہے، خدا ہمیں اس طرح کے مراقبہ کی ہمیشہ توفیق عنایت فرمائے تا کہ ہم اپنے امور کو زیادہ دقت اور باریک بینی سے انجام دیں، سب سے پہلے میں اپنے آپ کو اس مراقبہ کا ضرورتمند سمجھتا ہوں اور میری یہ ذمہ داری بھی ہے کہ میں چھوٹے چھوٹے اعمال میں بھی نہایت احتیاط سے کام لوں، البتہ اگر انسان چوبیس گھنٹوں میں سے ایک گھنٹہ بھی اس محاسبہ میں گزار دے اور اس نتیجہ تک پہونچ جائے کہ مجھے اپنے ان اعمال میں اپنے نفس کی حفاظت کرنے میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور خدا کے نزدیک یہ عمل کس حد تک مقبول یا مذموم ہے تو خدا اس ایک گھنٹہ کا اجر بھی سالہا سال کی عبادتوں کے برابر عطا کرے گا۔

آپ کی عملی سیرت کا ایک اور نمونہ

امیر علی اصغر مطلق نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں جزیرۂ کیش میں مدعو کیا گیا، ہمارے ساتھ اس دعوت میں رہبر معظم کے ایک فرزند بھی موجود تھے وہاں سے لوٹتے وقت ہم میں سے ہر شخص کو ایک ایک قیمتی برتنوں کا سٹ دیا گیا، اس کے چند روز بعد جب میں آپ کی ملاقات کے لئے گیا تو آپ نے اس ہدیہ کے بارے میں فرمایا کہ: یہ برتن نہ ہمارے کام کے ہیں اور نہ ہی ہم مہمانوں کو ان برتنوں میں کھانا کھلا سکتے ہیں، لہذا طے یہ پایا کہ ان برتنوں کو فروخت کیا جائے اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو فقراء میں تقسیم کیا جائے۔

خواہشات نفسانی کی مخالفت

خواہشات نفسانی کے مختلف اور متعدد چہرے ہیں جو جس روپ میں بھی ہو، عقل کے لئے وبال جان اور عظیم آفت ہے، اس آفت سے جہاد کرنے کی ضرورت ہے اور یہ جہاد تہذیب نفس کی طرف اٹھایا جانے والا پہلا قدم ہے، اسی کے ذریعہ عقل و خرد کا چراغ جلتاہے اور ایمان و عمل کا راستہ عیاں ہوتاہے، خواہشات نفسانی کی پیروی ایک ایسی دیوار ہے جو انسانی کمالات تک پہونچنے کے لئے ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

آپ کا سادہ گھر

آپ سہم امام یا خمس وزکاۃ وغیرہ کی رقم میں سے اپنے اخراجات میں ایک تومان بھی خرچ نہیں کرتے، آپ کا سارادارو نادار مشہد میں ایک کچا مکان تھا جسے آپ نے فروخت کر دیااور اس رقم کے علاوہ کچھ قرضہ لے کر ایران روڈ میں ایک اور مکان خریدا جس میں وہ محافظین جن کے پاس مکان نہ ہو کچھ عرصہ تک زندگی بسر کرتے ہیں۔

آپ کے ایک شاگرد کا کہنا ہے کہ انقلاب سے قبل آپ اپنے گھر میں چند لوگوں کی میٹیہ نگ رکھا کرتے تھے ہم نے دیکھا کہ جس کمرے میں ہم لوگوں کو بٹھایا جاتا تھا وہاں مناسب فرش نہیں تھا، لہٰذا ہم نے سوچا کہ یہاں کے لئے ایک مناسب فرش خریدا جائے چنانچہ ہم نے ایک کمرے کے برابر ایک قالین خریدی اور اسے لاکر اس کمرے میں بچھادیا ،رہبر معظم اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے، لیکن جب گھر واپس تشریف لائے تو آپ اس قالین کو دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ مجھ سے مشورہ لئے بغیر آپ کو یہ کام نہیں کرنا چاہئے تھا ہماری زندگی ان چیزوں سے تناسب نہیں رکھتی اگر آپ کو کچھ خریدنا ہی تھا تو ایک دو کمبل خرید لیتے وہی ہمارے لئے کافی تھے، چنانچہ ہمیں مجبورا اس قالین کو فروخت کرناپڑااور اس کے بدلے دو کمبل خریدناپڑے، آپ نے اپنی آٹھ سالہ صدارت کے دوران بھی اپنے سادہ گھر کی مرمت کے لئے بھی کبھی نہیں سوچااور نہیں سوچا کہ اب جب کہ میں ملک کا صدر ہوں تو میرا گھر کیسا ہونا چاہئے بلکہ پڑوسیوں کے گھروں اور عمارتوں کی بلندی کی وجہ سے آپ کے گھر کے صحن میں سورج کی کرنیں بھی نہیں پڑتی تھیں۔

اولیائے الٰہی کو نمونۂ عمل بنانا

آپ فرماتے ہیں کہ خود کو اولیائے الٰہی جیسا بنانا، ان کے نقش قدم پر چلنا اور انہیں اپنی زندگی کے لئے نمونۂ عمل بنانا واقعی چالاک لوگوں کا کام ہے، آج ہر شخص ایک آیڈیل کی تلاش میں نظر آتا ہے، لیکن دنیا کے سب سے زیادہ ہوشیار لوگ وہ ہیں جو اولیائے الٰہی کو اپنے لئے نمونۂ عمل بناتے ہیں، یہ لوگ نہایت بہادر اور مدبر ہیں جو اپنے نفس پر مکمل کنٹرول رکھتے ہیں۔

حضرت آیۃاللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای خود فرماتے ہیں کہ حوزۂ علمیہ قم میں حصول علم کے دوران میرے ایک صمیمی دوست تھے ہم دونوں روحانی اور معنوی امور میں ایک دوسرے سے مشورہ لیتے تھے اور انہیں مشوروں کے ذریعہ ہم نے بہت سارے کمالات حاصل کئے، پھر وہ نجف چلے گئے اور میں گھر کی پریشانیوں کی وجہ سے عراق نہیں جا پایا، لیکن جب میں ایران کا صدر بنا تو وہ بھی نجف سے واپس تشریف لائے، اتفاق سے ایک دن ان سے ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے کہا کہ آج کل مجھے آپ کے قیمتی مشوروں کی زیادہ ضرورت ہے، اس کے بعد سے ہم نے طے کیا کہ ہفتہ میں ایک دن اس کام کے لئے ضرور معین کریں گے چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کی وفات تک ہم نے اس سلسلہ کو جاری رکھا، بہر حال جو لوگ زیادہ ذمہ دار ہیں انہیں اپنے نفس کی زیادہ حفاظت کرنا چاہئے اور جو لوگ زیادہ مستغنی ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ محتاج بھی ہیں، البتہ ان کی ضرورت اس طرح کے مشورے اور معنوی یہ ٹینگیں ہیں

وعظ ونصیحت

وعظ ونصیحت ایک ایسی شے ہے جو روح اور انسانی فطرت کے ساتھ نہایت ساز گار ہے، قرآن نے بھی اس امر پر بہت زیادہ تاکید کی ہے بلکہ قرآن خود وعظ ونصیحت کی کتاب ہے جو قلبی بیماریوں کے لئے شفاء اور روح کے لئے جلا بخش ہے ،اسی لئے لوگوں کو راہ خدا کی طرف دعوت کرنے کو موعظۂ حسنہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

آپ کا درس

آپ کے درس کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ فقہ یا اصول بلکہ ہر درس سے قبل ایک اخلاقی حدیث کی تلاوت فرماتے ہیں اور سات آٹھ منٹ اس کی وضاحت پیش کرتے ہیں اور اس کے بعد درس شروع کرتے ہیں۔

آپ خوش اخلاق اور نہایت خوش رفتار ہیں

اخلاق حسنہ انسان کی ضروریات میں سے ایک مہم ضرورت ہے جو ہر فرد اور ہر معاشرہ کی سعادت کا سنگ بنیاد ہے اور یہ طبیعی اور فطری بات ہے کہ اخلاق حسنہ کے ذریعہ ہی انسانی روح کی پرورش ممکن ہے، صلح وصفا، صمیمیت، ہمدلی، ہمدردی، اخوت و برادری، شفقت، رحمت، دوستی، محبت وغیرہ کو اپنانا اور تندروی، خشونت، نفرت، کینہ، دشمنی، غیبت، تہمت، طعنہ زنی وغیرہ سے پرہیز کرنا، اخلاق حسنہ کے مصادیق میں سے ہیں۔

جناب مجید شجاعی پور نقل کرتے ہیں کہ ایک روز تین چار افراد میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ آپ تیار ہو جائیں عنقریب آپ کے ہاں ایک مہمان تشریف لا رہے ہیں، میں نے پوچھا وہ مہمان کون ہیں؟ تو ان لوگوں نے بتایا کہ رہبر معظم تشریف لا رہے ہیں، شوق دیدار نے مجھے مبہوت کر ڈالا، اسی دوران آپ تشریف لائے، پہلے مجھے

گلے لگایا میری پیشانی کے بوسے لئے اور اس کے بعد کمرے میں داخل ہوئے اور زمین پر ہی بیٹھ گئے، حال واحوال پوچھنے کے بعد آپ نے شہداء کی تصویریں طلب کی، ہم نے تصویریں پیش کی، آپ نے ہر ایک تصویر کو چوما اور فرمایا: اگر یہ شہداء نہ ہوتے تو ہم لوگوں کا وجود بھی نہ ہوتا، ہمارا سب دار ومدار انہیں شہداء کی برکت سے ہے، تقریباً آدھا گھنٹہ میرے پاس آپ بیٹھے رہے اس کے بعد فرمانے لگے کہ اب مجھے جانے کی اجازت دیجئے، میں بھول گیا تھا کہ میں آپ کو کچھ کھانے پینے کے لئے دوں، میں نے اس بات کے لئے آپ سے معذرت خواہی کی، تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اس کے بعد گھر میں بیٹھی خواتین نے درخواست کی کہ آپ کرسی پر بیٹھیں تاکہ ہم سب آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کی باتیں سن سکیں، تو آپ نے فرمایا کہ: مکان کا شرف اور اس کا تقدس مکین سے ہوا کرتا ہے، جگہ انسان کو شرافت نہیں عطا کرتی، ایک آدمی نے سوال کیا کہ آپ ہمیشہ کرسی پر بیٹھ کر تقریر کیوں کیا کرتے ہیں؟ تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ: میری کمر میں ڈیسک ہے لہٰذا میں زیادہ دیر تک زمین پر بیٹھ نہیں سکتا۔

ایک مرتبہ آپ تہران کے اطراف میں پہاڑی علاقہ میں ورزش کرنے اور پیدل گھومنے کے لئے نکلے آپ نے ایک لڑکے اور لڑکی کو غیر مناسب لباس میں دیکھا، وہ دونوں سوچنے لگے کہ آپ ابھی ہماری گرفتاری کا حکم صادر کریں گے، لیکن ان کی توقع کے خلاف آپ نے ان سے خیریت پوچھی اور ان کے گھر والوں کے بارے میں پوچھ تاچھ کی ان دونوں نے شرما کر حقیقت بیان کی اور کہا کہ ہم دوست ہیں، آپ نے پہلے ورزش اور اس کے فوائد کے بارے میں گفتگو کی اور اس کے بعد ان لوگوں سے یہ پیشکش کی کہ اگر آپ دونوں لوگ راضی ہوں تو فلاں تاریخ کو فلاں جگہ پر اپنے والدین کے ہمراہ حاضر ہو جانا، میں تم دونوں کا عقد خود پڑھوں گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور معین وقت پر اپنے والدین کے ہمراہ آپ کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ نے ان کا عقد خود ہی پڑھا۔

رہبر کے اس کریمانہ برتاؤ نے ان دونوں جوانوں کو صحیح راستے پر لگا دیا لڑکی باپردہ اور لڑکا ایک مذہبی جوان بن گیا۔

خدا ہمیں توفیق عنایت فرمائے کہ ہم بھی اولیائے الٰہی کی پیروی کریں اور اخلاق حسنہ میں انہیں اپنے لئے نمونۂ عمل بنائیں۔

رہبر انقلاب عبادت ومعنویت کی وادی

مولاناسید جعفر حسین جعفری

عبادت کامطلب یہ ہے کہ خداوند متعال کے سامنے خضوع وخشوع کااظہار کیاجائے جیساکہ زمین وآسمان کی تمام مخلوقات وممکنات اس ذات باری تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم ہیں،اس ذات نے انسان کو فطری طور پر ایساپیدا کیاہے کہ وہ عبادت کاخو گر ہے۔

ذکر خدا

خداکے ذکر کامطلب یہ ہے کہ اس کی عظمت وبزرگی کااقرار کرتے ہوئے اس کی عطاکردہ نعمتوں کاشکر ادا کیاجائے اور ہمیشہ اس کو حاضر وناظر سمجھا جائے اس چیز کے لئے ضروری ہے کہ انسان کمال کے مراتب کوطے کرے تاکہ دلی اطمینان وسکون اس کی زندگی کاسہارابن جائے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر آقا تہرانی (عضو ہیئت علمی موسسہ آموزشی وپژوہشی امام خمینیؒ۔ قم) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمیں رہبر انقلاب (آیۃ اللہ خامنہ ای) کی امامت میں نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد نہایت اطمینان وخلوص سے آپکا حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھنااور امام حسینؑ کی تربت کو متعدد بار اپنی پیشانی وچہرہ سے مس کرنا میرے لئے بہت دلچسپ تھا۔

دعاومناجات

دعاومناجات انسان کی اس فطری پیاس کانام ہے جواس کائنات کے پروردگار کے سامنے تضرع،درخواست، کشف اور شہود کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے جس میں انسان خداکے وجود کامشاہدہ کرتاہے،دعاکے شرائط وآداب کے لئے صحیفہ سجادیہ جیسی کتابوں کی جانب رجوع کرنااور ان سے متمسک رہنا انسان کے لئے مقصد تک پہونچنے میں بہت مفید ہے۔

حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای اس سلسلے میں فرماتے ہیں: صحیفہ سجادیہ ایسی عظیم کتاب ہے جو معرفت کے نغموں سے بھری ہوئی ہے جس میں علم اخلاق اور علم نفس کے علاوہ معاشرتی امور کادرس بھی پایاجاتاہے یہ حقیقت ہے کہ اس کتاب کو زبور آل محمد کہاجاتاہے لہذا جتنا ممکن ہواس سے مانوس ومتمسک رہنے کی کوشش کیجئے۔(ساری میں رہبر انقلاب کابیان،۲۲۔۷۔۱۳۷۴۔)

دعائے شعبانیہ پڑھتے وقت آیۃ اللہ خامنہ ای پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جسے بیان نہیں کیا جاسکتا آپ نہایت خلوص واطمینان کے ساتھ خود اسے پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس دعا کو پڑھنے کی بہت تاکید فرماتے ہیں، آپ چوبیس گھنٹوں میں صرف چار گھنٹے سوتے ہیں اور بقیہ اوقات میں عبادت وقیادت کے فرائض انجام دینے میں مشغول رہتے ہیں، جب آپ قم تشریف لائے تھے اگرچہ آپ کے پاس وقت بہت کم تھا لیکن اس کے باوجود آپ مسجد جمکران میں تشریف لے گئے اور پوری رات عبادت میں مشغول رہے، تہران میں بھی آپ ہر شب صبح کی اذان سے قبل بیدار ہوتے ہیں اور عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔(علی شیر ازی، پرتوی از خورشید، ص ۷۰۔)

ڈاکٹر ولایتی آپکی صدارت کے دور کے بارے میں کہتے ہیں؛ جب آپ ایران کے صدر تھے تو زمبابوے کے صدر نے آپکو رات کے کھانے میں مدعو کیا اسی اثنا میں آپکو مطلع کیا گیا کہ کھانے کے میز پہ ایک قسم کی شراب بھی رکھی گئی ہے آپ نے یہ خبر سنتے ہی پیغام بھیجا کہ ہم ایسی مہمانی میں شرکت نہیں کریں گے، زمبابوے کے صدر نے کہا کہ اس مہمانی میں ایران کے علاوہ بقیہ ممالک کے افراد بھی تشریف لائیں گے لہذا ہم نے اپنی رسم کے مطابق مختلف قسم کے خورد ونوش کا انتظام کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس کھانے کی محفل میں شراب موجود ہو وہاں ہم ہرگز شرکت نہیں کریں گے چونکہ شرعی طور پر ایسا کھانا حرام ہے نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے وہ دعوت ٹھکرا دی اور کھانے میں حاضر نہیں ہوئے یہ خبر سارے جہان اسلام میں منتشر ہو گئی اور نتیجہ میں یہ خبر ہماری سیاست اور اسلامی جمہوریت کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوئی۔(پرتو سخن شمارہ نمبر ۱۷۔)

قرآن کی تلاوت اور آیات میں تدبّر

تزکیہ نفوس، تقرب الٰہی اور دلی بیداری صرف قرآن سے متمسک رہنے اور اس کے عمیق معارف کو درک کرنے کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے قرآن کی تلاوت کرتے وقت جب انسان حزن واندوہ کے ساتھ اس کی آیات پہ تدبّر وغور کرتا ہے تو وہ قرآن سے متاثر ہونے کے علاوہ اپنے اندر تحول پاتا ہے اور اس کی روح بھی عروج پانے لگتی ہے۔(نظام نامہ تربیتی جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ)

انقلاب کے عظیم الشان رہبر حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای اس سلسلے میں فرماتے ہیں؛ قرآن کسی معمولی کتاب کی مانند نہیں ہے جسے انسان ایک بار پڑھ کر ذہن نشین کرلے اور اسکے بعد اسے طاق میں رکھ دے بلکہ اس کی مثال پانی کی مثال ہے یہ کتاب انسان کو حیات عطا کرتی ہے اور وہ ہمیشہ اس کا محتاج ہے اس کا اثر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے اور اس کی

ہدایت کی کوئی انتہا نہیں ہے آپ جتنی بار قرآن پڑھیں گے ہر بار ایک نیا باب آپ کے لئے کھلے گا لہذا ہمیشہ قرآن پڑھنا چاہئے۔(رہبر کا قاریان قرآن سے خطاب، ۳۱۔۵۔۱۳۸۸۔)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں: ہر روز قرآن پڑھنا چاہئے بلکہ قرآن ہمیشہ آپکی جیب میں ہونا چاہئے انقلاب سے پہلے بعض جلسات میں، میں ایسے افراد کا مشاہدہ کرتا تھا کہ جلسہ میں جیسے ہی انھیں فرصت ملتی تھی قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے تھے اور بعض افراد ایسے تھے جنہیں مثال کے طور پہ اگر ڈاکٹر کے پاس جانا ہوتا تھا اور ابھی نوبت میں دیر ہوتی تھی یا نماز جماعت کے انتظار میں کچھ منٹ بیٹھنا پڑھتا تھا تو فوراً قرآن کھول کے اسکی تلاوت میں مشغول ہو جاتے تھے ایسے افراد اسلامی مسائل میں پختہ و بامعرفت ہوتے ہیں لیکن اس کے بر خلاف وہ افراد جو قرآن سے دور رہتے ہیں ان کے اذہان واعمال بے روح و بے برکت نظر آتے ہیں۔(رہبر کا مشہد کے طلاب اور اساتذہ سے خطاب، ۱۰۔۶۔۶۷۔ حوزہ وروحانیت، ج ۲، ص ۳۱۴۔)

حجۃ الاسلام والمسلمین جلالی نقل کرتے ہیں: ایک دن مسجد النبی سے میرا گزر ہو رہا تھا کہ اچانک مسجد کے امام جماعت کی قرائت (ترتیل) میرے کانوں سے ٹکرائی ایک نوجوان نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کسی فکر میں مشغول نظر آرہے ہیں، میں نے کہا ہاں، امام جماعت کی دلنشین تلاوت نے مجھے مشغول کر رکھا ہے اس نے عرض کی کہ میں ایک دن نماز کے بعد اسی امام جماعت کے پاس گیا اور یہی مطلب اس سے بیان کیا اور اس سے کیسٹ کا بھی مطالبہ کیا، اس نے سوال کیا کہ کس ملک سے تشریف لائے ہو؟ میں نے کہا ایران سے، اس نے کہا تہران کے امام جمعہ (سیّد علی خامنہ ای) کی ترتیل مجھ سے کافی بہتر ہے۔

زیارت، توسل وانتظار

انبیاؑ، اہلبیتؑ اور دیگر اولیاۂ الٰہی کی زیارات اور ان سے توسل، خدا سے تقرب کا بہترین اور مؤثر راستہ ہے۔ اور اسی طرح منجی بشریت حضرت مہدیؑ کے ظہور کا انتظار سب سے افضل عمل ہے۔

رہبر انقلاب فرماتے ہیں؛ حضرت مہدیؑ کے انتظار کا ایک پہلو یہ ہے کہ ہمارا مستقبل مایوسی کا شکار نہیں ہے یہی انتظار انسان کو سکھاتا ہے کہ وہ خیر و بھلائی کے راستہ میں گامزن رہے اور اس راستہ میں ہمیشہ دشمنوں سے لڑتا رہے لہذا اگر آئندہ کے سلسلے میں اطمینان نہ پایا جاتا ہو اور مایوسی ہی مایوسی ہو تو انتظار کوئی معنی نہیں رکھتا۔(رہبر کا تجارتی، اطلاعاتی و۔۔وزراؤ مسؤلین سے خطاب، ۲۲۔۱۲۔۱۳۶۸۔)

ایک غیر ایرانی طالب علم کا کہنا ہے کہ میں جب ایران پہونچا تو ابتدا میں مجھے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑھ رہا تھا سکونت کے لئے کوئی مناسب جگہ نہیں تھی اور دوستوں کے پاس رہنا بھی میرے لئے شرم آور تھا آخر کار مجبور ہو کر میں نے مسجد جمکران میں کچھ دن رہنے کا ارادہ کر لیا مسجد میں امام زمانہؑ سے متوسل ہوا اسی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہتا ہے کہ کل رات رہبر انقلاب یہاں تشریف لائیں گے اور تم اپنی مشکل کو لکھ کے ان کی خدمت میں پیش کرنا، میں نے خواب پہ عمل کرتے ہوئے ایک خط لکھا اور رہبر کا انتظار کرنے لگا دوسری شب میں نے دیکھا کہ تقریباً آدھی رات کو رہبر انقلاب تشریف لائے، میں نے آگے بڑھ کے خط آپ کی خدمت میں پیش کیا اور چلا گیا کچھ دن بعد میں مرکز جہانی (جامعۃ المصطفیٰ) گیا وہاں مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے خط کا جواب پہونچا ہے اور بہت جلد آپ کا داخلہ ہو جائے گا، اس طرح رہبر انقلاب کے طفیل میری مشکلات حل ہوئیں

تقویٰ

تقویٰ یعنی اپنے آپ کی حفاظت، حیوانی صفات سے دور رہنے کے لئے انسان کو ہمیشہ اپنے اعمال اور رفتار کی حفاظت کرنا چاہئے اور اگر انسان ہمیشہ اپنے اعضاٰء جوارح کی حفاظت کرنے میں کامیاب رہے تو اسے تقویٰ کہا جاتا ہے (تہران میں نماز جمعہ کے خطبوں میں رہبر کا بیان، ۲۸۔۵۔۱۳۸۴۔)

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر مرتضی تہرانی کہتے ہیں جب میں نے تبلیغ کے لئے ملک سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو رہبر کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اس سلسلے میں کچھ نصیحتیں فرمائیں آپ نے فرمایا کہ وہاں مستحبات کو دوگنا انجام دینے کی کوشش کرنا کیونکہ وہاں گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے زیادہ تلاش کی ضرورت ہے اگر ایسا کروگے تو ایران پلٹتے وقت اگر کمال کے درجہ تک نہ پہونچ پائے تو حداقل اپنی اصل حالت پہ تو باقی رہوگے یہ نکتہ اس زمانہ میں میرے لئے بہت جالب تھا

خدا پہ توکل

توکل کا مطلب یہ ہے کہ اس کائنات کے خالق پہ بھروسہ کیا جائے اور اس کے علاوہ انسان کے اندر کسی دوسرے کا خوف وہراس نہ پایا جاتا ہو دشوار شرائط میں خدا پہ بھروسہ کرنا انسان کو نجات وسعادت کی منزل تک پہونچاتا ہے۔

شہید آیۃ اللہ سید محمد باقر حکیم نے جب نجف اشرف جانے کا ارادہ کیا تو رہبر کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے کچھ باتیں ان کی خدمت میں عرض کیں جن میں سے ایک مسئلہ امریکہ کے سلسلے میں تھا آپ نے فرمایا کہ عراق پہ امریکہ

کا تسلط ہے لیکن آپ امریکہ سے بالکل نہ ڈریئے اس کے ظلم واستکبار کا مقابلہ کیجئے وہ لوگ نہایت پست ہیں اور انہیں عراق سے نکلنا چاہئے سید حکیم نے آپ کی فرمائش کے بعد کہا؛ مجھے آپ کے اطمینان و بھروسہ پہ تعجب ہو رہا ہے اس وقت امریکہ آپ کے پڑوس میں بیٹھا ہوا ہے اور ہر لحہ اپنے ظلم واستبداد کے ذریعہ آپ کو نشانہ بنانے کے لئے آمادہ ہے لیکن آپ نہایت اطمینان وآرام میں ہیں یہ چیز میرے لئے بہت دلچسپ ہے رہبر انقلاب نے فرما: آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم خدا پہ توکل و بھروسہ کئے ہوئے ہیں ایسا نہیں ہے کہ ہم امریکہ اور اس کے وحشیانہ کارنامہ کو بھول گئے ہیں بلکہ ہمارا مطمئن ہونا خدا پہ توکل اور بھروسہ کے نتیجہ میں ہے (تداوم آفتاب مرداد، ۱۳۸۷، ص ۱۱۱، ناقل حجۃ الاسلام والمسلمین احمد مروی)